سہ ہزاری وخطاب خانہ زاد خان سے عزت بخشی[1]۔ اور بیستم جلوس (۱۰۳۳ھ/۱۶۲۳ء) میں کابل کی گورنری تفویض ہوئی۔ پھر جب شاہجہاں اورنگ شاہی پر جلوہ گر ہوا تو اس سال امان اللہ حسینی لاہور میں تھے۔ لاہور سے جب دارالسلطنت میں آئے تو شاہجہاں نے منصب پنج ہزاری پنج ہزار سوار وخطاب خانزمان اور مالوہ کی صوبیداری مرحمت فرمائی۔ پھر اسی سال جب ان کے والد مہابت خاں کو دکن کی صوبہ داری عنایت کی تو امان اللہ کو مالوہ سے بلوا کر والد کا نائب بنا کر دکن بھیجدیا گیا۔ عہد جہانگیری اور شاہجہانی میں موصوف کی متعدد سیاسی اور جنگی خدمات بھی کتب تواریخ فارسی میں مذکور ہیں۔ جن میں سے دو کارنامے نہایت ہی اہم ملنے جاتے ہیں۔ پہلا جنگی کارنامہ عہد جہانگیری میں ظہور پذیر ہوا جبکہ سرحد خراسان اور قندھار وغزنین کے کچھ سماج دشمن عناصر اور قزاق اس طرح طوفان بپا کیے ہوئے تھے کہ باشندگان مقامات مذکور عاجز و پریشان ہوکر امان اللہ حسینی سے جب فریادی ہوتے تو انھوں نے اپنی پوری فوجی جمعیت کے ساتھ فتنہ پروروں اور قزاقوں کو تہ تیغ کر کے ان تمام آماجگاہ شر وفساد میں امن وسکون اور اطمینان کی فضا قائم کردی اور دوسرا اہم کارنامہ بعہد شاہجہاں ۱۰۴۶ھ/۱۶۳۶ء میں دکن میں پیش آیا جہاں کے راجہ ساہو کی باغیانہ سرگرمیوں کو فرو کرنے کے لیے موصوف کو متعین کیا گیا اور جس میں اپنی جانبازیوں سے فتح وظفر کی سرخروئی حاصل کی۔ اسی سال (۱۰۴۶ھ/۱۶۳۶ء میں) بمقام بالاگھاٹ[2] (دکن) امان اللہ حسینی اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

موصوف نے اپنی سیاسی ذمہ داریوں کو جس خوش اسلوبی سے ادا کیا اسی طرح آپ کے علمی کارنامے بھی اہل علم کے استفادہ کے لیے رہتی دنیا تک یادگار ہیں۔ پیش نظر رقعات کے علاوہ ذیل کی کتب مشہور زمانہ ہیں:

---

[1] اقبالنامہ جہانگیری، ص ۱۹۵ مصنفہ معتمد خان بخشی (محمد شریف) متوفی ۱۰۴۹ھ/۱۶۳۹ء

[2] یہ وہ علاقہ مراد ہے جو برار کے جنوب اور دولت آباد کے مشرق میں پان گنگا ندی سے گوداوری ندی تک پھیلا ہوا تھا اور بعد میں اسے کچھ عرصہ کے واسطے صوبہ تلنگانہ میں ضم کردیا گیا تھا۔ (بحوالہ تاریخ ہند جلد سوم ص ۱۲۱ مصنفہ مولوی سید ہاشمی فریدآبادی)